OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

Al-Nasr Volume 4, Issue 4 (Oct-Dec 2025)

قرآن کے تصور نسخ پر موافق و مخالف نظریات کا جائزہ

A review of the pros and cons of the concept of Abrogation of The Quran

Muhammad Saeed

Dar ul Marifat International, MPhil Scholar, Lahore

Muhammad Tahir Yousaf

CEO Dar ul Marifat International, MPhil Scholar, Lahore.

Abstract

Indeed, in the sight of Allah, the religion is only Islam and Islam is a complete and complete religion in which there is no room for any defect or deficiency. Whenever propaganda is made against Islam, the answer is either revealed by Allah Almighty through the Quran or delivered by the blessed tongue of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). The same is the case here too, that the opponents of Islam have always spoken against Islam, not letting any opportunity pass by, and have also raised many objections to the Quran regarding the abrogation of the Quran. This has been going on since the beginning of time until now, including Jews, Christians, Orientalists and many others. So the Jews said, "Don't you see Muhammad? He commands his companions, then forbids them, and then gives a command against them. Today he says one thing and tomorrow they go back on it. The Quran, the Qur'an, and the abrogation of the Quran. In any case, he did not let any opportunity pass him by to raise objections to Islam.

Keywords: Islam, Quran, Abrogation, Objections, Jews & Christians.

تعارف:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ [1]

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور اسلام ایک مکمل اور باضابطہ دین ہے جس کے اندر کسی نقص اور کمی کی گنجائش نہیں ہے جب بھی اسلام کے مخالف پروپیگنڈا کیا گیا تو اس کا جواب اللہ تعالی نے بذریعہ قرآن نازل فرمایا یا نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے اور اسی طرح کا معاملہ یہاں بھی ہے کہ اسلام کے مخالفین نے ہمیشہ ہی اسلام کے مخالف بات کی ہے کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور اور قران کے نسخ کے حوالے سے بھی بہت سارے اعتراضات قران پر وارد کی ہے یہ شروع دور سے لے کر اب تک چلا ارہا ہے جس کے اندر یہود، عیسائی، مستشرقین اور بھی بہت سارے شامل ہیں جیسا کہ مذکور ہے:

فقالوا أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مُحَمَّدٍ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ بِأَمْرٍ ثُمَّ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ وَيَأْمُرُهُمْ بِخِلَافِهِ، وَيَقُولُ الْيَوْمَ قَوْلًا وَغَدًا يَرْجِعُ عَنْهُ، [2]

تو یہودیوں نے کہا کیا تم نہیں دیکھتے محمد کی طرف کہ وہ اپنے اصحاب کو ایک حکم دیتا ہے پھر اس سے منع کر دیتا ہے اور ایک حکم اس کے خلاف دے دیتا ہے آج وہ ایک قول کہتا ہے اور کل وہ اس سے رجوع کر لیتے ہیں نظم القرآن، غراب القرآن، اور نسخ القرآن بہر حال کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے اسلام پر اعتراضات وارد کر دے لیکن جوں جوں اعتراضات بڑھتے گئے فقہائے کرام نے ان کے رد میں کتب لکھی اور یہاں پر نسخ القرآن کے حوالے سے اعتراضات ہیں جن کے اندر یہودیوں اور عیسائیوں اور چند مسلمان فقہاء نے بھی نسخ کے حوالے سے اعتراضات وارد کیے ہیں تو ان کے جوابات ذکر کیے گئے ہیں یہ چونکہ بحث نسخ کے حوالے سے ہے تو اس پر انہوں نے کہا کہ یہ سہم اور عقلا جائز نہیں حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ تورات انجیل زبور ان کو کتب کے اندر بھی نسخ جائز تھا۔

نسخ کی لغوی تعریف:-

نسخ لغت میں کسی تبدیلی، رفع اور ازالہ، کو کہتے ہیں جیسا کہ امام جرجانی لکھتے ہیں:

النسخ في اللغة عبارة عن التبديل والرفع والإزالة يقال نسخت الشمس الظل أذا إزالته [3]

نسخ لغت میں تبدیلی، رفع اور ازالہ ہونے سے عبارت ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: سورج کا سایہ زائل ہو گیا۔

نسخ کی اصطلاحی تحقیق:-

امام جلال الدین سیوطی نسخ کا اصطلاحی معنی کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

هو أن يرد دليل شرعي متراخيا عن دليل شرعي مقتضيا خلاف حكمه فهو تبديل بالنظر إلى علمنا وبيان لمدة الحكم بالنظر إلى علم الله تعالى [4]

نسخ سے مراد یہ ہے کہ ایک دلیل شرعی دوسری دلیل شرعی کے بعد لائی جائے جو کہ پہلی دلیل سے حکم میں مختلف ہو اور یہی ہمارے علم میں تبدیلی ہے لیکن اللہ کے علم میں ایک حکم کی مدت کا بیان ہے۔ محمد بن احمد انصاری تفسیر قرطبی میں لکھتے ہیں:

النَّسْخُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ عَلَى وَجْهَيْنِ: أَحَدُهُمَا- النَّقْلُ، كَنَقْلِ كِتَابٍ مِنْ آخَرَ. وَعَلَى هَذَا يَكُونُ الْقُرْآنُ كُلُّهُ مَنْسُوخًا، أَعْنِي مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ وَإِنْزَالِهِ إِلَى بَيْتِ الْعِزَّةِ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَهَذَا لَا مَدْخَلَ لَهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى:" إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ،والثانى : إِبْطَالُ الشَّيْءِ وَزَوَالُهُ وَإِقَامَةُ آخَرَ مَقَامَهُ، وَمِنْهُ نَسَخَتِ الشَّمْسُ

الظِّلَّ إِذَا أَذْهَبَتْهُ وَحَلَّتْ مَحَلَّهُ، وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى:" مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِها نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْها [5]

کلام عرب میں نسخ کی دو صورتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ نقل کرنا کہ ایک کتاب سے دوسری کتاب میں نقل کرنا اور اس بنا پر پورے کا پورا قران منسوخ ہے میری مراد یعنی لوح محفوظ سے اور اس کا اترنا بیت العزت سے دنیا کی طرف اور یہ جو مراد ہے اس ایت کے تحت داخل نہیں ہے بلکہ یہ اس ایت کے تحت داخل ہے: إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ، دوسری صورت یہ ہے کہ ایک چیز کو باطل کرنا اور اس کا زائل کرنا ایک چیز کو دوسرے کے قائم مقام کر دینا جیسے اس کی مثال یہ ہے کہ سورج نے سائے کو زائل کر دیا اس نے اسے چھین لیا اور بدل دیا، اور یہی اللہ تعالی کے اس فرمان کا معنی ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِها نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْها

علاء الدین علی بن محمد تفسیر خازن میں فرماتے ہیں:

هو في اصطلاح العلماء، عبارة عن رفع الحكم الشرعي بدليل شرعي متأخر عنه،[6]

نسخ علماء کی اصطلاح میں اس چیز سے عبارت ہے کہ ایک حکم شرعی کو دوسری دلیل شرعی سے ختم کر دینا اور وہ دلیل شرعی اسکے بعد ہو۔

ضرورت معرفت ناسخ و منسوخ:

رَوَى أَبُو الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يُخَوِّفُ النّاسَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: رَجُلٌ يُذَكِّرُ النّاسَ، فَقَالَ: لَيْسَ بِرَجُلٍ يُذَكِّرُ النّاسَ! لَكِنّهُ يَقُولُ أَنَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَاعْرِفُونِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَتَعْرِفُ النّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ؟! فَقَالَ: لَا، قَالَ: فَاخْرُجْ مِنْ مَسْجِدِنَا وَلَا تُذَكِّرْ فِيهِ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: أَعَلِمْتَ النّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ!.[7]

حضرت ابو البختری سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ آپ کوفہ کی مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی وہ لوگوں کو ڈرا رہا تھا مولا علی سرکار نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی ہے جو لوگوں کو تذکیر کرتا ہے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگوں کو تذکیر نہیں کرتا لیکن یہ کہتا ہے کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں بس مجھے تم پہچانو تو آپ نے اس کی طرف ایک شخص کو بھیجا اور کہا کہ تم ناسخ و منسوخ کا علم رکھتے ہو اس شخص نے اس واعظ نے کہا کہ نہیں تو مولا علی سرکار نے ارشاد فرمایا ہماری مسجد سے نکل جا اور اس میں تذکیر نہ کر اور دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا کیا تو ناسخ و منسوخ کا علم رکھتا ہے؟ اس شخص کے نے کہا نہیں تو مولا علی سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تو خود بھی ہلاک ہو گیا اور لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا[8]

پھر یہ تمام کتابیں قرآن کے ذریعے منسوخ ہو چکی ہیں یعنی انکی تلاوت بھی کتابت بھی اور اسکے بعض احکام بھی[9]

والناسخ أربعة أنواع

اور ناسخ کی چار اقسام ہیں:

احدھا:-

نسخ الكتاب بالكتاب وهو جائز لقوله تعالى:[10]

اور ان میں سے پہلی قسم کا نام کتاب اللہ کا کتاب اللہ کے ساتھ نسخ

دلیل:-

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔[11]

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ۔[12]

الثاني:

نسخ السنة بالكتاب وهو جائز[13]

اور دوسری قسم ہے سنت کا نسخ کتاب اللہ کے ساتھ اور یہ بھی جائز ہے

دلیل:-

لأنه صلي الله عليه وسلم أمر بصوم عاشوراء ونسخ بقوله تعالى: شَهْرُ رَمَضَان

اس وجہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر اپ کا روزہ رکھنا یہ منسوخ ہو گیا جب یہ ایت نازل ہوئی شَهْرُ رَمَضَان...)[14]

دلیل

وروي أنه لما نزل قوله تعالى: إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ [15]

قال صلي الله عليه وسلم: "والله لأزيدن على السبعين " فنسخ بقوله {سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ [16]

اور اسی طرح روایت ہے کہ جب یہ ایت نازل ہوئی أن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً... تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم میں 70 سے بھی زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا تو اپ کا یہ فرمانا اس ایت کے ساتھ منسوخ ہو گیا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ....

الثالث:

نسخ السنة بالسنة وهو جائز[17]

اور تیسری قسم ہے سنت کا سنت کے ساتھ نسخ اور یہ بھی جائز ہے۔

دلیل:-

لقوله صلي الله عليه وسلم: إني كنت نهيتكم عن زيارة القبور ألا فزوروها[18]

اس وجہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے میں تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کرتا تھا تو پس اب تم زیارت کیا کرو قبروں کی۔

الرابع:

نسخ الكتاب بالسنة فهو جائز عند أبي حنيفة ممتنع عند الشافعي[19]

اور چوتھی قسم ہے کتاب اللہ کا سنت کے ساتھ نسخ اور یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک جائز ہے اور جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک ممتنع ہے۔

احناف کی دلیل:۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ[20]

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ[21]

احناف کے نزدیک یہ دونوں ایات اس حدیث متواتر سے منسوخ ہے

حدثنا هشام بن عمار ، حدثنا إسماعيل بن عياش ، حدثنا شرحبيل بن مسلم الخولاني ، سمعت ابا امامة الباهلي ، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول في خطبته عام حجة الوداع:" إن الله قد اعطى كل ذي حق حقه، فلا وصية لوارث [22]

ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرمارہے تھے: "اللہ تعالیٰ نے (میت کے ترکہ میں) ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے"۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک یہ حدیث ناسخ نہیں بلکہ یہ قرآنی ایت ان کے لیے مخصص ہے۔

نسخ کے بارے میں تین مذاھب ہیں:۔

اگر تصور نسخ پر موافق اور مخالف نظریات کا جائزہ لیا جائے تو ابتدائی طور پر یہی تین نظریات سامنے آتے ہیں اس حوالہ سے اس کی تین اقسام ہیں:

نظریہ جمہور:۔

أنه جائز عقلا وواقع سمعا وعليه إجماع المسلمين من قبل أن يظهر أبو مسلم الأصفهانى [23]

نسخ عقلا بھی جائز ہے اور سمعا بھی واقع ہے اس پر تمام مسلم امت کا اجماع ہے۔ ابو مسلم اصفہانی کے ظاہر ہونے سے پہلے۔

یہود میں سے فرقہ شمعونیہ، اور نصاریٰ:۔

نسخ عقلاً اور سمعا ممتنع ہے یہ اس زمانہ کے نصرانی ہیں اور اسی طرح یہود میں فرقہ شمعونیہ کا بھی یہی موقف ہے انہوں نے نسخ قران کو ذریعہ بنا کر دین قویم پر طعن کیا ہے[24] اور اسی طرح امام محمد بن عمر فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر کے اندر ان کفار کا یہ قول نقل فرمایا ہے:

فَقَالُوا: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مُحَمَّدٍ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ بِأَمْرٍ ثُمَّ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ وَيَأْمُرُهُمْ بِخِلَافِهِ، وَيَقُولُ الْيَوْمَ قَوْلًا وَغَدًا يَرْجِعُ عَنْهُ، [25]

تو یہودیوں نے کہا کیا تم نہیں دیکھتے محمد کی طرف کہ وہ اپنے اصحاب کو ایک حکم دیتا ہے پھر اس سے منع کر دیتا ہے اور ایک حکم اس کے خلاف دے دیتا ہے اج وہ ایک قول کہتا ہے اور کل وہ اس سے رجوع کر لیتے ہیں۔

یہود میں سے فرقہ شمعونیہ اور نصاری کا رد:-

نسخ کے عقلا اور سمعا جائز ہونے پر دلائل

نسخ کے عقلا جائز ہونے پر شریعت اسلامیہ میں کوئی قباہت نہیں ہے اور اللہ تعالی پر بندوں کی مصلحت کے لحاظ سے ان پر احکام جاری کرنا یہ واجب نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی خود مختار ہے اہل السنہ کے ہاں وہ پاک ہے وہ بر گزیدہ عظیم اعلیٰ ترین ہے اور اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی پسند، ارادہ، فخر اور عظمت کی بنا پر اپنے بندوں کو حکم دے کہ وہ جو چاہے اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اس سے منع کرتا ہے، اس کے بعض احکام کو جس طرح چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے، اور جو چاہے ان سے منسوخ کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالی اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ [26]

جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا [27] اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رحیم۔ [28]

اور بے شک اللہ تعالی لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

تو جب یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے تو اسی طرح اللہ تعالی یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا میں اس وقت میرے بندوں کے لیے یہ مصلحت ہے اور علامہ عبد العلیم زرقانی صاحب فرماتے ہیں کہ جیسا کہ ایک ڈاکٹر جانتا ہے کہ اپنے مریض کو اس وقت کون سی دوا دینی ہے اور بعد میں کون سی دوا دینی ہے اور یہ کام مریض کی صحت یابی پر ہی مبنی ہوتا ہے اور اس میں مریض کا ہی فائدہ ہوتا ہے۔

اور اسی طرح اللہ تعالی جانتا ہے کہ اس وقت بندے کی اس کام میں مصلحت ہے یا نہیں جیسے ایک چھوٹا بچہ ہوتا ہے اس کو پہلے پہل دودھ کی ضرورت ہوتی ہے پھر جب وہ تھوڑا بڑا ہوتا ہے تو اس کو تھوڑی سخت غذا کھلائی جاتی ہے نہیں۔ اور اسی طرح ایک استاد اپنے ابتدائی طالب علموں کو آسان ترین معلومات سے آشنا کرتا ہے، پھر ان کے ساتھ آسان سے آسان، آسان سے مشکل، مشکل سے مشکل تک، اس وقت تک ترقی کرتا ہے جب تک کہ وہ ان تک درست ترین نظریات تک نہ پہنچ جائے۔ تو ان تین مثالوں میں یہی واضح ہو رہا ہے کہ ان تمام میں مصلحت چھپی ہوئی ہے اس وجہ سے اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [29]

جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں، یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَ اِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ-وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ-بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ [30]

اور اسی طرح انجیل کے اندر بھی ناسخ و منسوخ موجود ہے۔

احکام ختنہ

پہلے پہل عیسائیوں کے ہاں بھی ختنے کا حکم موجود نہیں تھا جیسا کہ انجیل مقدس میں موجود ہیں۔ "اور مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کچھ کام کا ہے نہ نامختونی مگر ایمان جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے۔"[31]۔ پھر یہ انجیل مقدس کے اندر ایت ناسخ بن کر آئی جو کہ نیچے موجود ہے؛ "جب آٹھ دن پورے ہوئے اور اُس کے ختنہ کا وقت آیا تو اُس کا نام یسوع رکھا گیا جو فرشتہ نے اُس کے رحم میں پڑنے سے پہلے رکھتا تھا"[32]۔ سنت ابراہمی کے مطابق یعنی شریعت موسوی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا۔

ختنہ سے متعلق دوسرا حکم:۔

"دیکھو میں پولس تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم ختنہ کراؤ"[33]

یہود میں سے فرقہ عنانیہ کا موقف:۔

ثالثها أن النسخ جائز عقلا ممتنعا سمعا وبه تقول العنانية وهي الطائفة الثالثة من طوائف اليهود [34]

فرقہ عنانیہ کے نزدیک نسخ عقلاً جائز ہے اور سمعاً ممتنع ہے اور یہ یہود میں سے تیسرا گروہ ہے۔

نظریہ فرقہ عنانیہ اور ان کا رد:۔

یہودیوں کا تیسرا گروہ جو فرقہ عنانیہ کے نام سے مشہور ہے ان کا موقف یہ ہے کہ نسخ عقلا تو جائز ہے لیکن سمعا جائز نہیں ہے سمعا کا مطلب یہ ہے کہ سننے میں نہیں آتا کہ نسخ جائز ہو اور نہ ہی ہم نے اس سے پہلے کسی کتاب میں نسخ کا کوئی تصور پایا ہے۔ حالانکہ ان کا یہ کہنا بالکل یہ ایک بے بنیاد اور من گھڑت بات ہے جس کی کوئی تصدیق نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تورات زبور اور انجیل میں بھی نسخ کا تصور موجود ہے۔ اب ہم یہاں پر ان چند عبارات کا ذکر کریں گے جو تورات مقدس میں موجود ہیں جن عبارات سے یہ ثابت ہو گا کہ نسخ پہلی امتوں میں اور پہلی کتابوں میں بھی موجود تھا یعنی بعض ایسے احکام موجود تھے جو بعد میں منسوخ کیے گئے چند ایک کو مثالوں کے ساتھ ملاحظہ فرمایئے:

مثال

اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے لیے پہلے دنیا کے تمام رینگنے والے جانوار کھانے کے لیے حلال رکھے لیکن بعد میں پھر ان کی حرمت آگئی۔ اللہ تعالی کا فرمان حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا سے "اور زمین کے کل جانوروں کے لیئے اور ہوا کے کل پرندوں کے لیئے اور اُن سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دَم ہے کل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی ہوا"[35]

یہ آیت ناسخ ہے

"ہر چلتا پھرتا جان دار تمہارے کھانے کو ہو گا) ہری سبزی کی طرح میں نے سب کا سب تم کو دے دیا۔ مگر تم گوشت کے ساتھ خون کو جو اُس کی جان ہے نہ کھانا"[36]

اور اسی طرح بنی اسرائیل میں دو بہنوں کو ایک عقد میں رکھنا جائز تھا

"اور لابن کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راخل تھا۔ لیاہ کی آنکھیں چندھی تھیں پر راخل حسین اور خوبصورت تھی۔ اور یعقوب راخل پر فریفتہ تھا۔ سو اس نے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راخل کی خاطر

میں سات برس تیری خدمت کروں گا۔ لابن نے کہا اُسے غیر آدمی کو دینے کی جگہ تو تجھی کو دینا بہتر ہے۔[37]

"لابن نے کہا ہمارے ملک میں یہ دستور نہیں کہ پہلوٹھی سے پہلے چھوٹی کو بیاہ دیں (۲۷) تو اس کا ہفتہ پورا کر دے پھر ہم دوسری بھی تجھے دے دیں گے جس کی خاطر تجھے سات برس اور میری خدمت کرنی ہوگی"[38]

پھوپھی سے نکاح کا جواز اور پھر اسکی حرمت:۔

"اور عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوکبد سے بیاہ کیا۔ اس عورت کے اُس سے ہارون اور موسیٰ پیدا ہوئے اور عمرام کی عمر ایک سو سینتیس برس کی ہوئی"[39]

آیت منسوخ ہے

"تو اپنی پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے باپ کی قریبی رشتہ دار ہے"[40]

اور یہ آیت ناسخ ہے

اس طرح کے اور بھی بہت سارے دلائل ہیں جو کتاب مقدس اور انجیل میں موجود ہیں کہ پہلے ان کے نزدیک بعض چیزیں جائز تھیں لیکن پھر ان کا منسوخ ہو جانا۔

نظریہ ابو مسلم اصفہانی اور ان کی دلیل:

اہل اسلام میں سے ابو مسلم نے نسخ کا انکار کیا ہے اور ان کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٌ[41]

اس کے پاس باطل نہیں آسکتا اس کے سامنے سے نہ اس کے پیچھے سے یہ حکمت والے محمد کئے ہوئے رب کی طرف سے اتاری ہوئی کتاب ہے

نظریہ ابو مسلم اصفہانی کا رد:۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جس حکم کو منسوخ فرمایا ہے وہ باطل نہیں ہے بلکہ جس زمانہ میں وہ حکم مشروع تھا اس زمانہ کے اعتبار سے وہی حکم برحق تھا اور اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ قرآن مجید میں باطل چیز نہیں آسکتی۔ اور اس آیت کا معنی یہ ہے کہ قرآن مجید کے بیان کردہ عقائد عقل کے موافق ہیں اور اس کے احکام حکمتوں پر مبنی ہیں اور اس کی دی ہوئی خبریں واقع کے مطابق ہیں اور اس کے الفاظ تغییر اور تبدیل سے محفوظ ہیں اور اس میں کسی وجہ سے بھی خفاء کا در آنا ممکن نہیں[42]

نظریہ غلام احمد پرویز:۔

غلام احمد پرویز صاحب کے نزدیک پچھلی شریعتیں منسوخ ہو گئی ہیں اور قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور قرآن مجید میں جہاں نسخ کا ذکر ہے اس سے مراد شرائع سابقہ کا منسوخ ہونا ہے اور قرآن مجید میں نسخ کی نفی پر انہوں نے یہ دلیل قائم کی ہے: اس کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ خدا نے قرآن کریم میں کسی بات کا حکم دیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اس نے سوچا کہ اس حکم کو منسوخ کر دینا چاہئے۔ چنانچہ اس نے ایک اور آیت نازل کر دی جس سے وہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔ یہ حکم اس سے پہلے حکم سے بہتر ہوتا تھا۔ واضح رہے کہ اس نئی آیت میں یہ کہیں نہیں بتایا جاتا تھا کہ فلاں آیت فلاں آیت سے منسوخ ہے۔

یہ تعین بعد میں روایات کی رو سے یا مفسرین کے اپنے خیالات کی رو سے کیا گیا۔ چنانچہ ان آیات کی تعداد ہمیشہ گھٹتی بڑھتی رہی۔ حتی کہ شاہ ولی اللہ کے نزدیک ان کی تعداد صرف پانچ ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں: اس عقیدہ کی رو سے اب دیکھئے کہ

خدا، قرآن کریم اور رسول اللہ کے متعلق کس قسم کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ خدا کا تصور اس قسم کا ہے کہ وہ آج ایک حکم صادر کرتا ہے لیکن بعد کے حالات بتا دیتے ہیں کہ وہ حکم ٹھیک نہیں تھا اس لئے وہ قرآن کریم کے اس حکم کو منسوخ کر کے اس کی جگہ دوسرا حکم دے دیتا ہے۔[43]

نسخ کے متعلق پرویز صاحب کے نظریہ کا علمی جائزہ:-

قائلین نسخ کے نزدیک نسخ کی یہ تعبیر ہر گز نہیں ہے جو پرویز صاحب نے بیان کی ہے بلکہ نسخ کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جن حالات میں جو حکم پہلے دیا تھا ان حالات میں وہی حکم برحق اور صحیح تھا اور جب حالات بدل گئے تو اللہ تعالی نے تعالی نے حکم بدل دیا اور بعد کے حالات میں وہی حکم صحیح اور برحق ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں کفار کی زیادتیوں کے خلاف عفو و درگزر کا حکم دیا کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی اتنی جمعیت نہیں تھی کہ وہ کفار سے ایک بڑی جنگ کا خطرہ مول لیتے اس لیے فرمایا:

فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ[44]

تو انہیں معاف کر دو اور درگزر کرو، حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی (اور) حکم لے آئے۔

اور جب مسلمانوں کی جمعیت قوی ہو گئی تو یہ ارشاد فرمایا:

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ[45]

تم جہاں کہیں بھی مشرکین کو پاؤ تو ان کو قتل کر دو اور ان کا محاصرہ کر لو اور ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ بیٹھو۔

نیز 9ھ میں اللہ تعالی نے مشرکین کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے منع فرما دیا اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ 9ھ سے پہلے مشرکین کو بیت اللہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کی اجازت تھی اور اس آیت کے نازل ہونے کے بعد یہ اجازت منسوخ کر دی گئی وہ آیت یہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا[46]

اے ایمان والو تمام مشرکین محض ناپاک ہیں تو وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔

نیز پرویز صاحب نے سابقہ شریعتوں کے منسوخ ہونے کو جائز کہا ہے تو کیا ان کے طور پر معاذ اللہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پہلے اللہ تعالی نے ایک شریعت کو نازل کیا پھر سوچا کہ معاذ اللہ یہ شریعت ٹھیک نہیں ہے تو دوسری شریعت کو نازل کر دیا اور جس دلیل سے یہ نسخ جائز ہے اس دلیل سے اسلام کے بعض احکام کا منسوخ ہونا بھی جائز ہے۔

خلاصۃ البحث:

اگر دیکھا جائے تو یہ موضوع اتنا وسیع ہے اتنا وسیع ہے کہ اس پر پوری ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے اور ہم نے اس کے اندر یہودی عیسائی اور ان میں سے جو ناسخ کے قائل نہیں ہیں اور اسی طرح مسلمانوں میں سے ابو مسلم اصفہانی کا ذکر کیا تو اس کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو کفار یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا کہ اس سے اللہ تعالی پر سفاہت لازم آتی ہے تو یہ بالکل ایک ناممکن چیز ہے بلکہ ایک وقت پر جو چیز لوگوں کے لیے بہتر تھی اس وقت وہ رہی لیکن جب وقت اور آیا تو اس کی اہمیت بدل گئی اللہ تعالی کے ہر کام میں حکمت ہے اور ناسخ و منسوخ کا معاملہ بھی بالکل اسی طرح ہے کہ اس معاملہ میں بھی ایک حکمت کے پیش نظر ناسخ و منسوخ کو باقی رکھا گیا اور نسخ کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس میں یہودیوں کہ دو گروہ فرقہ عنانیہ اور فرقہ شمعونیہ مشہور ہیں جنہوں نے نسخ کا انکار کیا

ہے بعض نے عقلا اور سمعا دونوں سے انکار کیا ہے اور بعض نے سمعا کا انکار کیا ہے اور اسی طرح مسلمانوں میں سے ابو مسلم اصفہانی، پرویز احمد، سر سید احمد خان، ان جیسے لوگوں نے مسلمانوں میں سے نسخ کا انکار کیا ہے جو کہ قرانی ایات اور واضح دلائل کے بر خلاف ہیں۔ بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور اسلام ایک مکمل اور باضابطہ دین ہے جس کے اندر کسی نقص اور کمی کی گنجائش نہیں ہے جب بھی اسلام کے مخالف پروپیگنڈا کیا گیا تو اس کا جواب اللہ تعالی نے بذریعہ قرآن نازل فرمایا یا نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے اور اسی طرح کا معاملہ یہاں بھی ہے کہ اسلام کے مخالفین نے ہمیشہ ہی اسلام کے مخالف بات کی ہے کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور اور قران کے نسخ کے حوالے سے بھی بہت سارے اعتراضات قران پر وارد کی ہے یہ شروع دور سے لے کر اب تک چلا ارہا ہے جس کے اندر یہود، عیسائی، مستشرقین اور بھی بہت سارے شامل ہیں۔

مآخذ و مراجع

[1] آل عمرآن 19

[2] ابو عبداللہ محمد بن عمر فخرالدین، تفسیر کبیر، (بیروت، دار الاحیاء التراث العربی، الطبعۃ الثالثۃ 1420ھ) ج 3، ص 636

[3] علی بن محمد بن علی جرجانی، التعریفات (بیروت، دار الکتاب العربی، 1405): باب النون، ج 1، ص 309

[4] عبد الرحمن بن الکمال، السیوطی۔ الاتقان فی علوم القرآن (بیروت، دارالکتب العلمیہ 2005) ج 2، ص 56

[5] ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری، الجامع الاحکام القران تفسیر قرطبی بیروت، دارالکتب مصریہ) ج 2، ص 62

[6] علاء الدین علی بن محمد، تفسیر خازن لباب التاویل فی معانی التنزیل، (بیروت، دارالکتب العلمیہ) ج 1 ص 68

[7] ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری، الجامع الاحکام القران تفسیر قرطبی (بیروت، دارالکتب مصریہ) ج2ص62

[8] عبد الرحمن بن علی، نواسخ القرآن (بیروت، شرکہ ابناء شریف الانصاری، 1422ھ) ص 21

[9] شرح العقائد النسفیۃ مصنف سعد الدین التفتازانی، ص 144 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

[10] ھبۃ اللہ بن عبد الرحیم بن ابراہیم ابن البارزی، ناسخ القرآن العزیز و منسوخہ (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ طبعۃ الرابعۃ 1418ھ) ص 20

[11] البقرۃ 106

[12] النحل 101

[13] ابن البارزی، ناسخ القرآن العزیز و منسوخہ ص 20

[14] محمد بن یزید، ابن ماجہ، (بیروت، دارالکتب العلمیہ) کتاب الصوم، رقم الحدیث 1675

[15] التوبہ 80

[16] المنافقون 6

[17] ابن البارزی، ناسخ القرآن العزیز و منسوخہ ص 20

[18] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، (بیروت، دارالکتب العلمیہ) کتاب الجنائز، باب اتباع الجنائز، رقم الحدیث 1278

[19] ابن البارزی، ناسخ القرآن العزیز و منسوخہ ص 20

[20] البقرہ 2/ 240

[21] البقرہ 2/ 180

[22] محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (بیروت، دارالکتب العلمیہ) کتاب الوصایا، باب لا وصیۃ لوارث، رقم الحدیث 2713

[23] محمد عبدالعلیم زرقانی، مناہل العرفان فی علوم القران، بیروت، مطبعۃ عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاء الطبعۃ الثالثۃ) ج 2 ص 193

[24] زرقانی، مناہل العرفان، ج2 ص 193

[25] ابو عبداللہ محمد بن عمر فخرالدین، تفسیر کبیر، (بیروت، دار الاحیاء التراث العربی، الطبعۃ الثالثۃ 1420ھ) ج 3، ص 636

[26] حم السجدہ 46

[27] الکھف 48

[28] البقرہ 2/ 244

[29] البقرہ 2 / 106

[30] النحل 101

[31] انجیل مقدس، گلتیوں کے نام پولوس رسول کا خط، باب: 5، آیت: 2تا 6) پولوس (جو حواری نہیں تھا) کا ختنہ کے حکم کو منسوخ کرنا

[32] انجیل مقدس لوقا، نیا عہد نامہ، باب: 2 آیت: 21 م، پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور پاکستان

[33] انجیل لوقا، باب: 2 آیت: 23

[34] زرقانی، مناھل العرفان، ج2,ص 62

[35] کتاب مقدس, یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ ، کتاب پیدائش ،باب 9 آیت 30

[36] کتاب مقدس ،کتاب پیدائش، باب: 9، آیت: 3

[37] کتاب مقدس 17-20

[38] کتاب مقدس 27

[39] کتاب مقدس ، کتاب: خروج، باب: 6، آیت: 20

[40] کتاب مقدس ، کتاب الاحبار، باب: 18، آیت: 12

[41] حم السجدۃ 22

[42] مناہل العرفان ج 2 ص 103-104، مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

[43] لغات القرآن ص 1608 مطبوعہ ادارہ طلوع اسلام ، 1984

[44] البقرہ 2/ 109

[45] التوبہ 5

[46] التوبہ 29